بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

کھول کر آنکھیں میرے آئینۂ گفتار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ
(اقبال)

جمنا، نربدا، سندھ ساگر پارٹی

کا

اساسی پروگرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد سید المرسلین و خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ من ائمۃ الدین وعباد اللہ الصالحین وبارک وسلم۔ اما بعد۔ آج ہم نے خدا کا نام لے کر اسی کی مدد پر اعتماد کر کے شمال مغربی ہند کی نئی سیاسی جماعت "جمنا نربدا سندھ ساگر پارٹی" کے پہلے حصہ کا کام سندھ میں شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

پارٹی کے چند اساسی قواعد ہم نے ضبط کر لیے ہیں تاکہ خواص کو دعوت دینے میں آسانی ہو۔ ان میں اکثر وہی باتیں ہیں جو سیاسی مطالعہ کرنے والوں کے نزدیک علوم متعارفہ کا حکم رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کی مزید تشریح کی اس مقدمہ میں ضرورت نہیں البتہ پارٹی کے میدان عمل کو محدود کرنے کا مسئلہ قابل ایضاح ہے۔

جس متبصر کو گذشتہ تیس برس کی تاریخ پیش نظر ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ ہندوستان کا سیاسی تقدم اتنا مشکل نہیں جیسا کہ اس سے پہلے سمجھا جاتا تھا۔ لیکن یہ امر بھی ساتھ ہی منکشف ہو جاتا ہے کہ یہ کھیل جب کبھی بن کر بگڑتا ہے تو اس کی تہ میں ہندو مسلم اختلاف ہی باعث نقصان نظر آتا ہے۔

اس اختلاف کو حل کرنے کے لئے متفرق طور پر سیاسی نظریات بنائے گئے مگر عملاً "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا منظر سامنے آتا ہے۔

ہم نے عملی اشتراک کے ساتھ علمی فکری اتحاد کا ضمیمہ بھی لگا دیا ہے اس طرح ایک نیا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ہم نے ایک ایسا قطعہ انتخاب کیا ہے جو دونوں تہذیبوں کا مرکز ہے جس طرح گنگا جمنا کا دوابہ ہندو تہذیب کا منبع ہے اسی طرح سندھ ساگر

مسلم تہذیب کا معدن ہے۔ اگر ہم ان دو عظیم الشان قطعات کا اپنے نظریہ پر سمجھوتہ کرا کے ان کی تالیف قلوب پر قادر ہو سکے۔ تو اس لاینحل مشکل کی کلید مل جائے گی۔

اہلِ علم جانتے ہیں۔ کہ اسکندریہ میں حکماء کا ایک طائفہ نیو فلاطونی پیدا ہوا تھا۔ اسی منہاج پر مسلمانوں میں کئی حکیم پیدا ہوئے۔ جن میں سے الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی اور شیخ الاشراق شیخ شہاب الدین السہروردی مشہور عالم ہیں۔

ہندوستان میں سلطان محمود غزنوی کے زمانے سے صوفیہ کرام کی آمد شروع ہوئی۔ سلطان شہاب الدین غوری کے بعد اس خاک سے تصوف کے چار وں طریقوں میں کثرت سے معرفت الٰہی میں کامل خادم انسانیت پیدا ہوئے۔ وہ سب اسی حکمت اشراقی کے امام تھے مگر ایسا عالم جو اپنی انکشافات اور نظریات کی تدوین و تنظیم پر قادر ہو۔ امام ولی اللہ دہلوی جیسا پیدا نہیں ہوا۔

ان تمام ائمہ تصوف کا مرکزی فکر وحدۃ الوجود ہے جو ویدانت فلاسفی کا اصل اصول ہے۔ شاہ ولی اللہ نے اسی کی تہذیب و تکمیل سے انسانیت کی تشریح کی۔ اور اسی کتاب و سنۃ کا بطن بنایا۔ جیسا کہ ان کی معرکۃ الآراء کتاب حجۃ اللہ البالغۃ اور ان کی فلسفی تصانیف البدور البازغہ و التفہیمات الالٰہیۃ وغیرہ سے واضح ہوتا ہے۔

ہمارے خیال میں اگر دونوں مذاہب کے خدام انسانیت اسی فلاسفی کو امام بنا کر تقدم کی جد و جہد میں مصروف ہو جائیں تو ہند ایک دفعہ پھر مجمع البحرین بن کر دنیا کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

ہمارے پرانے رفقاء میں سے اگر کوئی بزرگ ہمارا نیا انداز دیکھ کر چیں بجبیں ہو

ہو۔ تو اُن کی خدمت میں مختصرًا عرض ہے ؎ کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر تو تیر کو!

فقط۔ ہمارا اصلی مخاطب ہندوستانی نوجوان ہے ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند

جوانانِ سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

واللّٰہ ھو الموفق!

عبید اللہ سندھی اور اس کے رفقا،

دار الرشاد۔ سندھ ساگر

۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء مندری

جمنا، نربدا، سندھ ساگر پارٹی کا پروگرام

(۱) دار الرشاد، السواد الاعظم، قاسم المعارف، کے پرانے کارکن اور اُن کے رفقا، جو وطنی خدمت کو اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ انڈین نیشنل کانگریس کے اندر ایک مستقل پارٹی تشکیل کرتے ہیں جسے شمال مغربی ہند کے محدود رقبہ جات سے تعلق ہوگا۔

(الف) اس پارٹی کا نام جمنا، نربدا، سندھ ساگر پارٹی ہوگا۔

(ب) اس پارٹی کا میدان عمل چار حصوں میں منقسم ہوگا (۱) آج کا صوبہ سندھ جس کا مرکز کراچی ہے (۲) دریائے سندھ اور اس کے معاونین کی زمین جس کا مرکز لاہور ہے (۳) دوابہ گنگا جمنا اور اس کا زیر اثر اجمیری بنارسی علاقہ جس کا مرکز دہلی ہے (۴) ہند کا ایسا حصہ جو اپنے فیصلہ سے پارٹی میں شامل ہو۔

۲ - اس پارٹی کے نظری اساسی اصول یہ ہیں:-

الف) عدم تشدد کی پابندی سے کامل آزادی حاصل کرنا۔ (تشریح) اس تاریخی حقیقت کو یاد رکھنا چاہئے - کہ مسیحیت نے عدم تشدد کی پابندی سے تین سو برس میں استقلال حاصل کیا تھا

(ب) کاشتکار اور دستکار محنت کش کی معاشی حالت درست کرنا اور اسے ترقی دے کر یورپ کے محنت کش کے برابر بنانا۔

(تشریح) جب تک ملک کی عام آبادی کی معاشی حالت ترقی نہ کرے سیاسی ترقی ناممکن ہے

(ج) ہند کو ایک ملک نہیں بلکہ یورپ کی طرح مجموعہ ممالک ماننا زبان اور معاشرت کو ملکی تقسیم کا اساس بنانا۔

(د) ہر ایک ہندوستانی ملک (یعنی جس میں ایک زبان بولی جاتی ہے اور اس کی معاشرت میں تقریباً یکسانی ہے) اس میں مستقل رہائش رکھنے والے ہر مرد اور عورت کا مساوی حق ماننا اور جمہوری نظام پر قومیت کو ترقی دینا، نسل - مذہب قدامت کو تفوق کا ذریعہ نہ بنانا۔

(ھ) ہر ایک ہندوستانی ملک کی عام آبادی کو اس کی مادری زبان میں تعلیم دے کر ووٹ کی قیمت سمجھانا۔

(تشریح) جو ہندوستانی زبانیں عربی حروف میں لکھی جاتی ہیں - ان کی تعلیم موجودہ رسم الخط کے ذریعہ سے نہایت دشوار ہے - اس لئے ضروری ہے کہ یا تو حروف علیحدہ علیحدہ لکھنے کا رواج دیا جائے یا رومن حروف میں لکھنا شروع کریں۔ دوسری صورت میں ٹائپ رائٹر سے بآسانی استفادہ کر سکتے ہیں

ہم چونکہ جبری قوت استعمال نہیں کر سکتے۔ اس لئے سمجھا بجھا کر بالتدریج کامیابی حاصل کریں گے۔

(و) ترقی یافتہ یورپ کی صنائع کو اپنے ملک میں پیدا کرنے کے لئے اور وطن کی خدمت اور حفاظت میں مرد و عورت کو جوانمردی سکھلانے کے لئے یورپین معاشرت اختیار کرنا۔

(تشریح) یورپین قوموں کی سیاسی برادری میں شامل ہوئے بغیر نہ تو ایشیا کی سیاسی ترقی آسان ہے نہ ہندوستان کی۔ اس لئے معاشرتی انقلاب خوشی سے برداشت کر لینا چاہئے ورنہ ارتجاعی قوتیں ملک کو خاک سیاہ بنا دیں گی۔

(ز) فکر اور اخلاق اور سیاست میں یکسانی پیدا کرنے کے لئے امام ولی اللہ دہلوی کی حکمت اور فلسفہ کو پارٹی کا عقلی اساس ماننا اور اس راستہ سے انسانیت کی خدمت کے لئے طیار کرنا۔ (تشریح)

دوسری ہزار ہجری کے ابتدا سے یعنی جلال الدین اکبر کے زمانہ سے مسلمانان ہند کے مفکرین کا ایک طبقہ ابن عربی کے فلسفہ یا ویدانت فلاسفی کی اصلاح اور تکمیل میں اس لئے مصروف رہا۔ کہ اسے ہندوستانی زندگی کے لئے سیاسی اساس بنائے۔ امام ولی اللہ دہلوی کا فلسفہ ان تمام مساعی کا نچوڑ ہے۔ اس سے تمام ادیان میں تطبیق دی جا سکتی ہے۔ انسانیت کی ارتقائی تاریخ کی تشریح ہو سکتی ہے۔

(ح) ہندوستان کی وحدت کو فیڈریشن میں منحصر سمجھنا۔

ہندوستان کو ایک ملک سمجھنا اسی قدر غلط ہے۔ جیسے کوئی روس کو

نکال کر باقی یورپ کو ایک قوم کا ملک کہا کرے۔

(ط) فیڈریشن کی تکمیل کے لئے ایک کافی لمبی مدت تک برٹش کامن ویلتھ میں رہنے کا فیصلہ کرنا

(ی) فیڈریشن کی زبان ترقی یافتہ ہندوستانی (اردو) اور انگریزی کو ماننا۔

(تشریح) اردو کو رومن حروف میں لکھ کر یورپین قوموں میں رواج دینا اور مقطع حروف میں لکھ کر ایشیائی قوموں میں پہنچانا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔

(۳) پارٹی کے عملی اساسی اصول یہ ہیں:۔

(الف) پارٹی اپنے نظریات کو پھیلانے کے لئے خاص تعلیم گاہوں میں خدام خلق تیار کرے گی۔ فقط وہی لوگ پارٹی کے ممبر بن سکیں گے جو انسانیت کی خدمت کو اپنا فرض قرار دیں گے اور عدم تشدد کی پابندی سے اس فرض کی تکمیل میں ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کا عہد کریں گے۔ کہ وہ تکلیف دینے والوں پر کسی صورت میں ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

(ب) پارٹی کے جس قدر ممبر حکومت میں شریک ہوں گے۔ وہ اپنی کرسی پر بیٹھ کر ملک کے ہر فرد کے ساتھ یکساں معاملہ کریں گے۔ اور رشوت لینا بند کرائیں گے۔

(ج) پارٹی کے تجارت پیشہ ممبر ماپ اور تول میں کمی بیشی نہیں کریں گے حساب لکھنے میں خیانت نہیں کریں گے ربا بند کرائیں گے۔

(د) پارٹی کے زمیندار ممبر کاشتکار سے جو معاہدہ کریں گے۔ اس کے پابند

رہیں گے۔ کاشتکار کے خاندان کی بڑھتی ہوئی ضروریات زندگی بہم پہنچانے میں پوری

مدد دیں گے۔

(ھ) پارٹی کے کاشتکار ممبر حکومت کا مقررہ خراج اور زمیندار کا حصہ معاہدہ کی پابندی سے پورا ادا کریں گے

(و) پارٹی کے دستکار ممبر جس سے معاملہ کریں گے۔ امانت کو اپنا شعار بنائیں گے۔

(ز) پارٹی کے جس قدر ممبر علمی یا اخلاقی خدمت کرنے کے لیے مخصوص ہیں۔

وہ اپنے ملک سے جہالت دور کرنے میں انتہائی جدوجہد کریں گے۔ وہ

ادنیٰ ضروریات زندگی پر اکتفا کریں گے۔

(ح) پارٹی کے ہر علمی ممبر کا فرض ہوگا کہ وہ ہر مرد و عورت کو لکھنا پڑھنا سکھائے

(۱) اپنی ملکی زبان میں (۲) اپنی بین الاقوامی زبان میں (۳) ہر پابند مذہب

کو اس کی مذہبی زبان میں۔

(ط) پارٹی کے ہر اس ممبر کا (جو اخلاقی استاد یا مرشد مانا جاتا ہے) فرض ہوگا

کہ وہ اپنے ملکی بھائیوں کو حقوق کا احترام سکھلائیں۔ یہاں تک کہ ان کے ملک کا

ہر شخص کسی بالسان کے جان، مال، عزت کو نقصان پہنچانا اخلاقاً حرام سمجھے۔

(ی) پارٹی کا ہر ممبر اپنی ضروریات زندگی خود کما کر حاصل کرے گا۔ اس کا فرض

ہوگا۔ کہ ملک سے بیکاری کی زندگی کو ختم کر دے۔ ہر امیر و غریب کو کسی نہ کسی طریقے

سے محنت کش بنایا جائے۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین!

عبید اللہ سندھی

مؤسس ج۔ ن۔ سندھ ساگر پارٹی